سوال

میں نے ایک نئی مسلمان ہونے والی عورت سے شادی اور شادی کے پانچ ماہ بعد مجھے علم ہوا کہ اس نے تو مجھ سے قبل بھی ایک شخص سے شادی کر رکھی تھی اور اس نے طلاق دے دی، اور میری شادی اس کی عدت کے دوران ہوئی ہے، کیونکہ پہلے شخص سے طلاق کو ابھی ایک ماہ ہی ہوا تھا اس لیے کہ نئی نئی مسلمان ہوئی تھی اسے علم نہیں تھا کہ عدت کے دوران شادی کرنا حرام ہے، اور مجھے بھی اس نے نہیں بتایا تھا، میرا سوال یہ ہے کہ: اب ہم پر کیا واجب ہوتا ہے؟ یہ علم میں رہے کہ پانچ ماہ کے دوران میرے لیے بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں اور میں نے اسے دو بار طلاق بھی دی اور ہر بار رجوع کر لیا، اب وہ میرے ساتھ ہے کچھ علماء نے مجھے فتوی دیا ہے کہ تم نکاح کی تجدید کرو، تو کیا تجدید نکاح کی صورت میں پہلی دو طلاقیں شمار ہونگی یا نہیں؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

اگر وہ عورت کسی کافر سے شادی شدہ تھی اور مسلمان ہوگئی تو وہ عورت مسلمان ہونے کی بنا پر کافر پر حرام ہو جائیگی ان دونوں کے مابین علیحدگی کرا دی جائیگی، اور اس سے طلاق کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کی عدت اسلام قبول کرنے کے وقت سے شروع ہوگی، اگر وہ شخص عدت ختم ہونے تک مسلمان نہ ہو تو وہ عورت اس سے بینونت صغری حاصل کرے گی، اور اس عورت کے لیے کسی دوسرے شخص سے شادی کرنا جائز ہوگا

مزید آپ سوال نمبر (109194) اور (114722) کے جوابات کا مطالعہ کریں

اس بنا پر اگر معاملہ ایسا ہی ہو اور عورت نے اپنی عدت پوری ہونے پر جو کہ اسلام قبول کرنے سے شروع ہوئی تھی شادی کی تو آپ سے شادی کرنے میں کوئی اشکال نہیں

لیکن اگر آپ سے شادی اس عدت میں ہوئی یا پھر اس عورت کی کسی مسلمان شخص سے شادی ہوئی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی تو آپ نے عدت میں اس سے شادی کر لی تو یہ نکاح باطل ہے صحیح نہیں ہوگا، آپ کے لیے اب اس سے علیحدگی کرنا لازم ہے

اور اس عورت کو درج ذیل امور کرنا ہونگے:

پہلی عدت پوری کریگی، اور آپ کے ساتھ جتنا عرصہ رہی ہے وہ شمار نہیں کیا جائیگا، اگر اس کو ایک حیض پہلے آچکا تھا تو باقی دو حیض عدت پوری کریگی

وہ آپ سے وطئ کی دوسری عدت تین حیض بھی پوری کریگی، بعض اہل علم نے راجح یہی کہا ہے کہ اگر دوسرا شخص ہی اس سے شادی کریگا تو وہ دوسری عدت پوری نہیں کریگی

مزید آپ الشرح الممتع (387/13) کا مطالعہ کریں

اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں عمدا اور جان بوجھ کر شادی کرے تو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جائیگی، اور قاضی کو بطور تعزیر اس قول پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے

دوم :

اس باطل نکاح میں دی گئی طلاق شمار نہیں ہوگی، اس لیے اگر آپ اس کی پہلی عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان ولی اور دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں آپ سے شادی قبول کرتی ہے تو یہ نیا نکاح ہوگا، اور باطل نکاح میں دی گئی دونوں طلاقیں شمار نہیں ہونگی

اور اگر عورت کا کوئی ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں میں سے شرف و مرتبہ رکھنے والا شخص مثلا اسلامک سینٹر کا امام ولی بن کر اس کی شادی کریگا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نکاح کی تین قسمیں ہیں : ایک قسم کے صحیح ہونے پر تو سب متفق ہیں، اور ایک قسم کے باطل ہونے پر سب متفق ہیں، اور ایک قسم میں اختلاف پایا جاتا ہے

جس قسم کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع ہونے میں مسلمانوں میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا

جس قسم کے باطل ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ نکاح خود باطل ہے، اور طلاق نکاح کی فرع ہے، اس لیے جب نکاح ہی باطل ہو تو کوئی طلاق نہیں، مثلا اگر لاعلمی میں کوئی شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے تو یہ نکاح بالاجماع باطل ہے، اس میں طلاق واقع نہیں ہوگی

اور اسی طرح اگر کوئی عورت عدت کی حالت میں شادی کر لے تو اس نکاح میں بھی طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ علماء کا اتفاق ہے کہ عدت والی عورت کا عدت میں نکاح جائز نہیں

اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا عزم مت کرو البقرۃ (235). انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (24/13).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

151883